

۲۰۰۶

۱۳۲۶

ترمذی شریف

سوال نمبر ۱۔

جواب۔ ترجمہ:-

نبی پاکؐ نے فرمایا جس نے حاصل کیا مال اس پر زکوٰۃ نہیں
پایا تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

الف:- حاصل کیے ہوئے مال کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ دورانِ سال حاصل ہونے والا مال پہلے مال کا نتیجہ اور ثمرہ اور پیرا غلط ہو
مثلاً تجارت کا نفع ہو۔ جائز رکھے ہوئے۔

۲۔ پہلے مال کا منافع نہ ہو مثلاً ورثہ میں مال آئے کوئی اسے حبیہ
کرتے پہلے مستفاد میں بہا مرا اور امام شافعی کا اتفاق ہے کہ اس پر نیا سال
گزرنا ضروری نہیں بلکہ وہی جاری سال جب مکمل ہوگا تو زکوٰۃ دے گا
(۲۱) دو سہ برس امام شافعی نے کہا اس پر نیا سال گزرنا ضروری ہے۔
ہمارے ائمہ نے کہا وہی پہلے والا سال مکمل ہوگا تو زکوٰۃ دی جائے گی۔

حدیث کا جواب۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے دورانِ سال اتنا مال
کمایا کہ اس سے پہلے اس کے پاس جو مال تھا نصاب سے کم تھا ایسی صورت
میں کمائے ہوئے مال پر جو بقدر نصاب ہے زکوٰۃ پندرہ سال گزرتے گا تو زکوٰۃ
ہوگی۔

سوال نمبر ۲

جواب۔ ترجمہ:-

الف) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم سے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی فوت
ہو گیا۔ کھڑے ہو کر اس کا جنازہ پڑھو ہم کھڑے ہوئے ہم نے صف بنائی جس
طرح میت پر صف بنائی جاتی ہے اور ہم نے اس کا جنازہ پڑھا جس طرح
میت کا پڑھا جاتا ہے۔

(ب)

امام شافعی نے کہا غائبانہ جنازہ جائز ہے ہمارے ائمہ اور

اما مالک نے کیا جائز نہیں۔

حدیث مذکور امام شافعی کی دلیل ہے ہم یہ جوہر دیتے ہیں کہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ جہرائیل نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیرا کر نجاشی کی میت سامنے کر دی وہ جنازہ غائبانہ نہ تھا۔ نیز نجاشی کے علاوہ بہت سارے صحابہ و یارِ غنیمت میں کشمیدہ ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا جنازہ نہیں پڑھایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجاشی کا خصوصاً جنازہ پڑھانے میں حکمت یہ تھی کہ اس کی رعایا عیسائی تھی انھوں نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا تھا اس لیے آپ نے پڑھا

سوال نمبر ۳

جواب۔ الف

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھاتے پھر واپس جائیں انھوں نے کہا غور نہیں کیڑوں میں لپٹ کر واپس جائیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں نہیں پہچانا جاتا۔

(ب)

ہمارے نزدیک صحیح کی نماز روشنی میں ادا کرنا افضل ہے باقی ائمہ کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے ہماری دلیل اس سے اگے والی حدیث ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کہ اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے نیز۔ روشنی میں پڑھنے سے لوگ زیادہ سے زیادہ جماعت میں شامل ہوں گے۔

سوال نمبر ۴

جواب۔ الف

ترجمہ:۔ میں فاطمہ بن قیس کے پاس گیا میں نے اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے پوچھا تو اس نے کیا کہ اسے اس کے خاوند نے بکی طلاق دے دی اس نے اس کے ساتھ رہائش

اور خرچے کے بارے جھگڑا کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے
رہائش اور خرچہ مقرر فرمایا۔

زاتی (ب)

جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں اور وہ حاملہ تھی امام شافعی
نے کہا اس کو رہائش ملے گی لیکن خرچہ نہیں ملے گا امام احمد نے کہا غیر حاملہ
کو دونوں نہیں ملیں گے امام مالک نے کہا رہائش بیوگی اور خرچہ بیو
ہوگا۔ ائمہ حنفیہ نے کہا خرچہ اور رہائش دونوں ملیں گے۔
یہم حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہر قرآن کے معارضین ہے اللہ نے فرمایا
(لینفق ذو سعة من سعته) دوسری آیت میں فرمایا (انکون من
من حدیث سکنت من وجدکم) نیز - عمر فاروق نے اس حدیث کو رد
کر دیا تھا اور فرمایا قایم ایک عورت کی بات پر کتاب اللہ اور سنت رسول
نہیں جھوڑ سکتے امام شافعی کی دلیل رہائش نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
(انکون من من بیوتکم) اور خرچہ میں یہی حدیث دلیل ہے
- حلقہ ثلاث جو حاملہ ہو بیویاں نزدیک اس کیلئے رہائش و
خرچہ دونوں ہیں امام شافعی کے نزدیک کچھ ہی نہیں۔

سوال ۵

جواب الف

ترجمہ: ایک زوجہ نے ترہن کی پارکسول اللہ میری حال خست ہو گئی
اگر میں اس کی طرف سے مدد نہ کروں تو اس کو فائدہ ہو گا یہ اپنے فرمایا
ہاں تو اس نے کہا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ماغ اس
کی طرف سے مدد نہ کیا۔

ب

ایسنت نے کہا مالی عبادت ہو، برنی ہو یا مشترک ہو
اس کا ثواب اگر کسی میت کو دیا جائے تو وہ پہنچتا ہے اس پر بہت
سارے دلائل ہیں۔ ۱۔ پی حدیث ۲۔ حضرت

عائشہؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمنؓ کو طواف سے بیت سارے غلام
 اور آزاد کیسے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اپنے قمریوں
 کو طواف سے صدقہ کا حکم ہی نہیں بلکہ ترغیب دی تھی۔
 معتزلہ نے اس کا انکار کیا ان کی دلیل یہ اہیت ہے (پیس)
 للہ انسان الا ما سئل انہم یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ اہیت کفار کے
 بارے میں ہے دوسرا جواب یہ ہے قرآن کی دوسری اہیتیں اور
 بیت ساری احادیث ثواب یوں اور ایصال ثواب کو ثابت
 کرتی ہیں لہذا وہ اس کے لیے ناسخ نہیں لگی۔

الجزء الثانی :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں
 روزہ دار کا روزہ غیس ٹوڑتیں بستیگی لگونا - قسونا - اور احکام
 اقامت کے کیا حجامت کرنا سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے باقی
 انہم کے نزدیک حجامت کرنا سے روزہ غیس ٹوڑتا ہے اور مذہب بھی
 پی پی ہے اور بستیگی لگونا سے روزہ غیس ٹوڑتا ہے اور یہ حدیث
 بیماری دلیل ہے۔

السؤال الاول الف

حسن اسکر کہتے ہیں جس کے رامپوں میں صحت ضبط صحیح دالے رامپوں سے کم ہو۔ صحیح اور حسن میں تباہی ہے لیکن حسن اور صحیح دونوں کو فتح کر کے تساوی کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے کئی جواب ہیں۔
درمیان میں او مفرد ہے یا ترمذی نے تردد کی طرف اشارہ کیا یا محدثین کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا۔ یا یہ معنی ہے ایک سند کے لحاظ سے حسن دوسری کے لحاظ سے صحیح۔

ب

تحويل

ایک سند سے دوسری کی طرف منتقل ہوتے وقت درمیان میں لفظ صحیح لکھ دینے میں جو اشارہ ہوتا ہے تحويل کی طرف۔
اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ کبھی تحويل سند کے کچھ حصے میں ہوتا ہے یعنی صحیح محکم سند کے بعد نہ لکھا جائے سند کی تکمیل سے پہلے تحويل ہو ۲۔ تحويل دوسری سند ذکر کرنے کے بعد ہو۔

السؤال الثاني الف

ترجمہ

نبی پاک نے فرمایا غار و فہو کے بغیر قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی حدیث خیانت کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔

مطلب

یہاں قبول صحت کے معنی میں ہے یہاں معنی ہے غار و فہو کے بغیر صحیح نہیں ہو سکتا قبول اور صحت میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے صحت قبول کے بغیر مانگی جاتی ہے جبکہ قبول صحت کے بغیر نہیں چلایا جاتا۔

ب۔

امام ابو حنیفہ سے ایک روایت کے مطابق فاقہ الطہورین غازیوں کی شکل اور کیفیت اختیار کرے یعنی قرأت وغیرہ نہ کرے رکوع مسجدہ کرے۔
 امام مالک نے کہا غازی نہ پڑھے۔ امام احمد نے کہا پڑھے۔
 شافعیوں سے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ اچھی ادا کرے بعد میں قضاء کرے۔

۷

ہمارے مذہب پر دلائل۔

نہ۔ عورت کو رمضان کے دن میں حیض آگیا اور اس نے روزہ رکھے ہوئے تھا روزہ تو اس کا ٹوٹ گیا لیکن وہ سارا دن کھانے پینے سے احتراز کرے۔ اب یہاں اگر تشبیہ بالعلم کا حکم دیا گیا۔
 نہ۔ جس نے اپنا حج توڑ دیا اس کیلئے حکم ہے کہ وہ حج طے کا کرتا رہے لیکن آئندہ سال حج قضاء کرے تو اب حج میں بھی تشبیہ کا حکم ہے۔ ان دونوں پر قیاس کر کے فاقہ الطہورین کو تشبیہ بالمصلیٰ کا حکم دیا جائے گا۔

ج

حال حرام سے عدم کفر بہت بڑا گناہ ہے اور اس حدیث پر قرب کی امید رکھنا اور گناہ ہے۔ تاہم اگر اس پر کوئی کفارہ وغیرہ تھا حرام حال سے وہ کفارہ ادا کیا تو ادا ہو جائے گا۔

2

اس کا مطلب یہ ہے ترمذی نے دو شیخ سے حدیث لی ایک کے الفاظ تو بیان کر دیے دوسرے کے الفاظ بیان کر رہے ہیں کہ حدیث کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں "لا تقبل صلوة الا بطہورہ"

السؤال الثالث۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ذر سے روایت کی گئی بنی راک کے ساتھ ایک سفر میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ٹکیر کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کر پیر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر پیر کیا دیکھا دیکھتے ہاں نے ٹیلوں کے ساتھ پیر ٹھوس ہوئے اور غازی پڑھائی۔ فرمایا: سنت گری حذخ کی ہوا کی دم سے ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرائس نکالنے کی اجازت دی
 ایک گروہوں میں ایک سوہلوں میں گروہوں میں دوسرائس نکالتی ہے اسکی
 وجہ سے سخت گروہی پھیل جاتی ہے تو سخت گروہی دوزخ کے سانس کا اثر
 ہے لہذا اس وقت میں غار بڑھنے سے گریز کیا جائے۔

ب
 یہ جزو اخراسنی ^{۳۰۰} کے کلال بننے میں حل ہو چکی ہے
 صلا صفر فرما لیں۔ ج یہ بھی وہاں ہو چکی ہے۔
 السؤال الرابع۔

ترجمہ۔

روایت کی گئی واکل بن حجر سے کہا میں نے نبی پاک سے سنا آپ نے
 غیر المغضوب الخ پڑھا اور امین غریبا بلند آواز کے ساتھ۔
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہری غاروں میں امین زور سے کہا جاتی ہے اور
 نزدیک امین آہستہ کہی جائے۔
 ہمارے دواکل۔

فہم۔ ترجمہ کی وہ حدیث ہے جس میں ہے نبی پاک نے امین آہستہ
 فرمائی۔ فہم۔ آپ نے فرمایا جب اٹھا ولا الفالین کہے تم امین کہو۔
 اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ اٹھا ولا الفالین کے بعد امین آہستہ لکھا کہ
 گا۔ ورنہ امین کو ولا الفالین کے ساتھ نہیں بلکہ امین کے ساتھ حلق فرماتے
 اور یوں فرماتے جب اٹھا زور سے امین کہے تم بھی زور سے امین کہو۔
 فہم۔ امین دعا ہے جسے کہ بخاری میں ہے اور دعا کیلئے قرآن میں فرمایا
 ”ام دعوکم تقرعوا وحفیدہ“

اس حدیث کا ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ آپ نے بیان جوڑا کیلئے فرمایا۔
 امین۔ خون کی شد کے بغیر اسم فعل کا معنی ہے اس کا معنی ہے التثبیت
 (قبول فرما)

السؤال الخامس (المبحث الاول)

ترجمہ الف

نبی پاک نے فرمایا جس نے دودھ روکا جو جالور خرید اس سے اختیار ہے جب اس کا دودھ نکالے اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور ہو۔

ب

یہ حدیث مذہب حنفی کے موافق نہیں ہمارا مذہب یہ ہے ضرورت کو ضرورت وقت اگر خیاد شرط نہ تھا تو بعض دودھ کم ہونے کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اگر خیاد شرط تھا تو پھر جالور واپس کر سکتا ہے لیکن ایک صاع کھجور دینے کا حکم نہیں باقی آئے ایک صاع کھجور دینے کو لازم قرار دینے میں۔ ہمارے نزدیک یہ کم ضروری نہیں۔ اس حدیث کے کئی جواب ہیں۔

تیسرے۔ نبی پاک نے فرمایا اخراج بالغان اگر صاع کھجور کو ضروری قرار دیا جائے تو ضرورتاً نے ضرورت کی جو ضرورت کی حادہ و بڑھ دیا اس کا اسے کیا ملے گا۔

چوتھے۔ صاع کھجور دودھ کا بدل نہیں بن سکتا ایک تو اس لیے کہ نہ یہ ضروری اس کا بدل ہے اور نہ قیمت اور بدل یہ دوہی چیزیں ہیں قرآن پاک میں فرمایا ”فبئزاً قتل ما قتل من النعم“

پنجمے۔ ضروری نہیں کہ دودھ اتنا ہی ہو کہ اس کی حالت ایک صاع کھجور ہے دودھ کے اس سے کم یا زیادہ ہونے کا امکان ہے چونکہ یہ حدیث اس قبیل کے خلاف ہے جو قرآن سے مستنبط ہے۔ اور اس حدیث میں و غلطیوں میں ہے لہذا ان وجوہات کی بناء پر اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

المبحث الثاني - ترجمہ۔ سعید بن یزید نے کہا میں نے حضرت انس سے کہا کیا نبی پاک اپنے جوتوں میں غار بڑھاتے تھے فرمایا ہاں۔

یہ جی میں جوتا پاک ہو اور کھد ہو سمجھو اور ایچات لکھیں۔ بیچنے کی جو مستحب کیفیت ہے پاؤں کو اس کے مطابق رکھ کر جوتا پہن کر غار بڑھا سکتا ہے۔ لہذا یہ حدیث جوتا پہن کر غار بڑھانے کے جواز پر دلیل ہے۔

حل پرچہ ترمذی مسند

سوال نمبر 1 الف

ترجمہ۔۔

ایک آدمی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہوا کہ میں نے آپ کے لئے زند چادر کا وہ اس میں سویا اسے احتلام ہوا اس نے شرم کیا کہ وہ چادر آپ کی طرف بھیجے جبکہ اس میں منی کا اثر ہو اسے پانی میں ڈوبا پھر آپ کی طرف بھیجا مائی تے کہا تمہارا کپڑا کون فراموش کیا اسے کافی عرصہ تک اس کو اپنی انگلیوں کے ساتھ ملتا میں نے اسے باہر باہر منی پاک کر کے کپڑے سے اپنی انگلیوں کے ساتھ کھوچا۔

(ب)

اما شامنی اور اما احمد کے نزدیک منی پاک ہے۔
اما مانک اور اما ابو حنیفہ کے نزدیک منی پلید ہے۔
احناف کی دلیل۔

یہی حدیث ہے

اما شامنی کی دلیل۔

منی سے پیغمبرانِ کرام اور صالحین کی پیرائش
ہے لہذا اسے پاک ہونا چاہیے۔

(ج)

منی۔ منی وہ گاڑھا پانی ہے جو جماع یا شہوت وغیرہ کی حالت
میں نکلے۔

مذبی۔ مذبی وہ گاڑھا پانی ہے جو بوس و کنار اور جماع کا تصور
کرنے کی مہورت میں نکلے۔

ودی، وہ گاڑھا پانی جو پیشاب کے بعد آئے۔

(7)

فرک :- انگلی، ناخن کے ساتھ کوچنا۔

حک، حث :-

لکڑی کے ساتھ کوچنا۔

مسوال نمبر 2

غروب کا اول وقت جب سورج ڈوبے اور اس کا آخری وقت شفق
مغرب ہو جائے۔

الف

صبح کا مستحب ٹائم ہمارے نزدیک روشنی میں پڑھنا۔

امام سنا مغی کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا۔

ظہر کا مستحب ٹائم گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے پڑھنا سردیوں

میں جلدی پڑھنا مستحب ہے

عصر پر موسم میں دیر سے پڑھنا مستحب ہے

مغرب پر موسم میں جلدی پڑھنا مستحب ہے

عشاء پر موسم میں رات کی تہائی تک مؤخر کرنا مستحب ہے

امام سنا مغی کے نزدیک تمام نمازوں کو اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے

(ب)

المۃ ثلاثہ اور حد حسین :-

المۃ ثلاثہ اور حد حسین کے نزدیک شفق سرقی

ہے جو سورج ڈوبنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

دلیل :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفق سرقی حد حسین ہے

دارقطنی نے روایت کیا

احناف :-

امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے

جو سرخی ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

دلیل :-

حمد یق اکر، معاذ بن جبل، حضرت عائشہ کا مختار ہے

اور اکثر ارباب لغت نے اسی کو اختیار کیا

سوال نمبر ۳

حضرت جابر نے عبدالرحمن کو خبر دی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کر کے فرماتے ان میں سے کون زیادہ قرآن یاد کرنے والا ہے جب آپ کو کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اے محمد میں پیلے رکھتے پھر فرماتے میں ان سب پر گواہ ہوں مباحث کے دن اور حکم دیا ان کو دفن کرنے کا ان کے خوش میں اور ان کا جنازہ نہ پڑھا یا اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا

(ب)

جن حدیثوں میں جنازہ نہ پڑھنے کا ذکر ہے وہ مستوخ ہیں کیونکہ بخاری وغیرہ میں تصریح ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے کچھ عرصہ پہلے احد کے قبرستان گئے اور ان پر جنازہ پڑھا اور دعا کی

(ج)

امام شافعی نے کہا شہید کا جنازہ نہ پڑھا جائے
امام احمد نے کہا جنازہ پڑھنا مستحب اور جھوڑا جائز ہے۔

دلیل :-

ان کی دلیل یہی حدیث پاک ہے

ہمارے نزدیک شہید کا جنازہ پڑھنا واجب ہے۔

دلیل :- بخاری میں ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا احد کا جنازہ پڑھا

وفات سے ایک سال قبل

سوال نمبر ۴

رسید سنت معوذ نے کہا بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس جس صبح صبح میرے ساتھ پہلی رات گزار دی گئی میرے لیستر پر بیٹھے جس طرح تم بیٹھے ہو گچھو بیماری بچیاں دف بجانے لگیں اور تعریف کرنے لگیں ان کی جو میرے اباؤ اجداد بدر میں مارے گئے تھے یہاں تک کہ ان میں سے ایک بچی کہنے لگی ہمارے اندر ایسے ہی ہیں جو آئندہ زمانے میں پھونے والے واقعات جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی سے فرمایا اس بات سے خاموش رہ۔

(ب)

مسئلہ نمبر ۱۔ بچیوں کا خوشی کے موقع پر دف بجانا جائز ہے۔
 نمبر ۲۔ جھوٹی بچیاں اگر کوئی گانا گاؤں بچیوں کے اندر جس میں مخاشی نہ ہو تو جائز ہے۔
 نمبر ۳۔ عورت کے ساتھ مجبوری کی حالت میں یا پردے کی صورت میں غیر مرد بیٹھ سکتا ہے۔

(ج)

جی ہاں اللہ تعالیٰ نے بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اور باقی انبیاء کو غیب کا علم عطا فرمایا۔ قرآن پاک میں فرمایا "علم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارفق من رسولہ فاندہ لیسئل من بین یدیلہ ومن خلفہ رعداً" "وعلک عالم کلن لعلم"۔

کئی حدیثیں جن کو جمع کر کے تودرہ تو اتر تک پہنچتی ہیں بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو ثابت کرتی ہیں۔ بخاری مسلم میں ہیں بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا صبح سے شام تک اس میں اول خلق سے لے کر آخر تک سارے حالات بتائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے حالات میدان حشر

کے حالات بتائے جنت و دوزخ کی تفصیل بتائی یہ سب غیب ہے۔
ایک اور حدیث میں ہے اُنھر اعلیٰ کے فرشتے ایک منشد کے اندر
جھگڑ رہے تھے انھوں نے تجھ سے مل کر پوچھا اللہ تعالیٰ نے اپنا
دست قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا جس کی کھڑک
میں نے سینے میں محسوس کی اور جو گچہ زمینوں اور آسمان
میں تھا میں نے جان لیا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اولین اور آخرین کا
علم عطا فرمایا۔

(۲)

حدیث مذکور میں بچیوں کو اس بات سے روکنے کی یہ وجہ
تھی کہ ایک تو بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم متواضع تھے اس طرح کی
اپنی لقریف پسند نہیں فرماتے تھے۔ دوسرا یہ موقع کھیل کود کا تھا
اس لیے مناسب سمجھا کہ کھیل کود تک محدود رہے۔ تیسرا یہ
بچے فرمایا کہ میں عافی غذا کا علم نہیں رکھتا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ
بابت نہ کرو یعنی یہ بے موقع ہے۔

15.05.2010
طہار البین

السؤال الاول

الجزء الاول
حدیث پاک کا ترجمہ :

قرآن میں دس بار دودھ پلانا اور پانچ کے ساتھ منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پلانا حکم بن گیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جبکہ مسئلہ ایسے ہی تھا۔

الجزء الثاني
اختلاف

اگر نکلا نہ گئے نزدیک دودھ پلانا نے پلئے پانچ جسکیاں پینا ضرور ہی ہیں۔ اگر اس سے کم ہیں شرعی رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ احناف کے نزدیک مقدار کوئی نہیں ایک جسکی بھی بی بی عورت ثابت ہو جائیگی ہمارے دہل نہ آیت و احکمکم المتی ارضعتکم یہاں مطلق دودھ پینا کا ذکر ہے نہ کوئی نہیں اس حدیث کا جواب۔

الجزء الثالث

پانچ بھی منسوخ ہو گئیں مٹی کیوں چونکہ نسخ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب ہوا اس لیے کچھ کو پتہ چلا اور کچھ کو پتہ نہیں چلا مائی صاحبہ کو نسخ کا علم نہیں ہو سکا عقادرنہ اگر وہ منسوخ نہ ہو تیں تو قرآن میں ہو تیں جب کہ ان کا کہیں ذکر نہیں۔

السؤال الثاني

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ :

عرض کی گئی کہ بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر بقاء سے وفاتوں اور یہ ایسا کنواں تھا جس میں جنس

اگر دھڑکے کنوں کے وقت پروردگار جبریل علیہ السلام نے فرمایا،
پانی پانے ہے اس کو کوئی شے چھین نہیں کر سکتی

الجزء الثاني

امام شافعی کے نزدیک پانی دو ٹکے یا اس سے زیادہ ہو چکا ہی
گرنے سے پلید نہیں ہوتا امام مالک کے نزدیک پانی میں پلید ہی گرے
اور اس کی کوئی دھف بدل جائے تو پلید ہوگا
ہمارا مذہب پانی جاری ہو یا جاری کے قاعداً ہو تو پلید ہی گرنے سے
پانی پلید نہیں ہوتا

ہماری دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا پانی جب رکا ہوا ہو پینا
وغیرہ نہ لیا جائے اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ رکا ہوا پانی پلید ہوتا
ہے جاری نہیں ہوتا۔

اس حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ الحاء پر الف لام محمد
کا ہے اور یہ بہر بقاء ہے اور اس کا پانی جاری تھا اس لیے وہ پلید نہیں ہوگا

السؤال الثالث

الجزء الاول

حدیث پانے کا ترجمہ

نبی پانے علیہ السلام غزوہ

تھوڑے میں تھے جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کی نماز
مؤخر کرتے اسے عصر کے ساتھ ملا کر پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے
سے پہلے سفر شروع کرتے تو عصر میں جلد ہی کرتے اسے ظہر سے
ملا دیتے پھر آگے چلتے اور جب عقیقہ سے پہلے سفر کرتے

تو مغرب کو مؤخر کر کے اسے عشاء کے ساتھ پڑھنے اور جب مغرب کے بعد سفر کرے تو عشاء میں جلدی کر کے اسے مغرب کے ساتھ پڑھنے

اجزاء الثانی

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سفر کی حالت میں دو غا زوں کو ایک کے وقت میں پڑھنا جائز ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے ہمارا مذہب یہ ہے کہ حقیقتاً ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھنا جائز نہیں ہمارے دلیل قرآن کی آیت ان العلوان کا نث علی المتو عین کتابا موقوتاً ایک نماز کا وقت اسی کا ہے دوسری کا نہیں لہذا اس وقت میں وہی ادا ہوگی جو حدیث حدیث میں تصریح ہے کہ مجموع حقیقتاً نہ تھی بلکہ صورتاً تھی اور اس کے ہم قابل ہیں کہ ایک نماز کو مؤخر کر کے اس طرح پڑھے کہ اس سے فارغ ہو کہ اس کا ٹائم ختم ہو جائے دوسری کا ٹائم شروع ہو جائے دوسری بھی اس کے ساتھ پڑھ لے تو اب دونوں نمازیں اپنے ٹائم میں ادا ہوئیں ایک آخر وقت میں اور دوسری اول وقت میں نہیں ہو سکتی یہ صورتاً تھی پڑھنی گئیں جیسا کہ حدیث میں تصریح کی گئی ہے۔

السؤال الرابع

اجزاء الاول حدیث پانے کا ترجمہ

عبداللہ بن ابی سرح سے روایت

ہے ابو سعید خدری جمع کے دن آئے مروان خطبہ دے رہے تھا انہوں نے ٹھوڑے ہو کر نماز پڑھنی محافظ نہیں سمجھنے لگے جب نماز سے فارغ ہوئے ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے وہ آپ کو مارنا چاہتے تھے فرمایا میں وہ دوسرے کھنٹیں ہرگز نہیں چھوڑ سکتا

جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی عقین مع فرمایا ہیں آدمی جمع کے
دن آیا پہلی شکل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمع کا خطبہ دے رہے
تھے تو اس کو آپ نے حکم دیا اس نے دو رکعت نماز پڑھی آپ خطبہ دیتے

اہل بیت النبی اختلاف

ہمارے نزدیک دوران خطبہ تحفۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں احادیث ضافی
کے نزدیک جائز ہے۔ یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔
ہمارے دلیل قرآن کی یہ آیت فرمید ہے واذ اقرئ القرآن فاستمعوا لہ
وأنصتوا لعلکم ترحمون اور نماز پڑھنے والا اسے پوری طرح نہیں سن
سکتا لہذا استنوا واجب ہے اور یہ نفل نہیں واجب اس کی وجہ سے
عمدہ ازلہ جائے
دوسرا جواب یہ حدیث اس آیت اترنے سے پہلے کی ہے۔

السوال الخامس

اس سوال کا جواب پرچہ 2007ء و ترجمہ کے سوال نمبر 1 میں
مل ہو چکا ہے۔

2016

نرمذی شریف

سئلہ

السوال الاول :-

(۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت فرمایا: نماز مکتوبہ کی طرح وتر نص قطعاً نہیں اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہے فرمایا: ہے شکی اللہ عزوجل وتر ہے اور وتر کو ہند فرماتا ہے اے اہل القرآن تم طاقو بتر۔

۲

احناف کا جواب :-

سیدی احکام العظم کے نزدیک وتر واجب ہیں۔

دلیل :-

الوتر واجب علی کل مسلم
من نام عن الوتر او نسى فليصل اذا ذكره اذا سيقظ

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک :-

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر سنت ہیں۔

دلیل :-

ان احده كذب عليه كرمي في كل يوم وليلة فمس صلوات
الوتر ركعة من آخر ايل
عن عائشة يوتر بواحدة

احناف کا جواب :-

۱ ہم وتر میں فرضیت کے قائل نہیں بلکہ وجوب کے قائل ہیں۔

۲ وتر عشاء کے تابع ہے علیہ نماز نہیں ہے۔

احناف کے نزدیک :-

تین رکعات ایک سلام کے ساتھ ہیں۔

دلیل :-

ایما عاتقہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرمائی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

عن عباس ثلاث وتر ثلاث

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک :-

ایک سے لیکر نو تک رکعات ہیں دو سلاموں کے ساتھ پڑھنا افضل ہے

الوتر رکعت من آخر البی

احناف کے مذہب کو ترجیح :-

یہ مذہب حقیقت کے قریب ترین ہے

یہ مذہب دلائل سے مزین ہے

صحابی کے اقوال سے لازم لازم آ رہا ہے

السوال الثانی :-

(۱۱)

ایک آدمی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے لاعلمی میں ذبح سے پہلے دلوں کر لیا ہے فرمایا : کوئی حرج نہیں

دوسرے آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کو کنکریاں

حارث سے پہلے نر کر لیا ہے فرمایا : کوئی حرج نہیں

احناف کے نزدیک :-

مناسک حج میں ترتیب ضروری ہے خلاف کرنے میں دم لازم آتا ہے

دلیل :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : حج وغیرہ کی ادائیگی

میں تقدیم و تاخیر سے دم لازم آتا ہے

ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الحدی منہ

سیدنا امام شافعی کے نزدیک :
ترتیب واجب نہیں بلکہ سنت مبارک ہے
منکوہ حریت سے استدلال کیا ہے ۔

احناف کا جواب :
لا حرج بمعنی لام مصیبت

السوال الثالث :-

(۱)
حضرت ابو وائل سے روایت مولیٰ علیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
نے کہا : ابو عیاج اسیری سے میں تجھے روانہ کرتا ہوں جہاں تجھے
آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روانہ کیا بلکہ قبر والی کو برابر کردو
اور تصویر کو مٹا دو ۔

(۲)
مولیٰ علیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا ۔
وہ مسلمان تھے ۔ منکوہ قبروں کو مٹا کر کا حکم دیا اس سے
مراد مشرکین کی قبور ہیں ۔

(۳)
اولیاء و علماء کی قبور کا ادب و احترام کیا جائے
بلکہ انکو باعث ثواب سمجھا جائے
ضرورت کی بنا پر گنبد بنائے جائیں ورنہ احترام کرو

السوال الرابع :-

(۱)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا متعینہ (سیدہ) کی ابتداء
میں دائر نقا ایک آدمی شہر کی طرف جاتا اسکی شہر والوں سے جان پوچھا
نہیں پہنچی جتنی حدت وہاں رہے تو وہاں عورت سے نکاح کر کے قیام پذیر ہو جائے

وہ عزت انکے حال کی دیکھ بھال کرے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی
"الاعلٰی۔ ازواجہ و اولادہا ایما نعیر"

(۲)

زکاح موقت میں گواہوں کا ہونا ضروری ہے
مقدمہ میں نہیں۔ اور زکاح میں لفظ زکاح استعمال ہوتا ہے
اور مقدمہ میں لفظ "استمتاع" استعمال ہوتا ہے۔
زکاح میں سکین اور سامان وغیرہ کا فہرہ ضروری ہوگا
مثنوی میں یہ چیزیں نہیں۔

(۳)

اہل سنت و جماعت کے نزدیک مثنوی کرنا حرام ہے
اور اہل تشیع کے نزدیک مثنوی کرنا جائز اور باعث ثواب ہے
۱۔ یہ حدیث منسوخ ہے۔
۲۔ اور اس پر اجماع امت ہے۔
۳۔ اہل اہل سمی قرآن کا وہ ہوتا تو یہ موجود ہوتی۔

اہل تشیع کی دلیل:-

فما استعمر یحییٰ الی اجل ممی

Shahid - Afzal - Ameer

Nareshbandi - Dabul - Poom Ghosia

Melkha - Multan - Sharief

11 ————— 3 ————— 2021

2017

ترمذی شریف

سالانہ

السوال الاول :-

(الف)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قضاۃ حاجت کیلئے آؤ
تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو بول اور پیٹنا۔ کے وقت اور نہ تم
اسکی طرف بیٹھ کرو اور لیکن تم مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرو۔

(ب)

حضرت ابو ایوب انصاری کا نام خالد ابو ایوب انصاری ہے
آپ کی بہ شمار خصوصیات ہیں ان میں ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے گھر تشریف لانا ہے

(ج)

ائمہ حنفیہ اور امام حاکم کے نزدیک صحرا اور چار دیواری کے اندر
قبلہ کی طرف منہ کرنا حرام ہے۔
مذکورہ حدیث اس پر دلیل ہے۔
امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحرا میں جائز اور چار دیواری
کے اندر بھی جائز ہے۔

السوال الثانی :-

اذان

امام اعظم کے نزدیک حوضین اور اقامت دو آدھی کیے گئے ہیں۔
جن طرح ایک آدھی خطبہ پڑھے اور ایک جمعہ پڑھاتے۔
ائمہ تدریث کے نزدیک اذان اور اقامت ایک ہی آدھی کیے
دو کر کے کیلئے جائز نہیں مذکورہ حدیث دلیل ہے۔

السوال الثالث :-

امام اعظم کے نزدیک سلام سے پہلے کے بعد سجدہ کا کھنکھانا جائز ہے
امام شافعی سلام کے بعد جائز ہے جو مشہور سلام ہے۔

السؤال الرابع :-

(الف)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
رعایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں جلب اور نہ جنب اور نہ ہی شغار اسدم میں جائز ہے
اور جو لوٹ حاکم و ہم میں سے نہیں

(ب)

نکاح شغار :-

ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسری کی بیٹی یا بہن
کے حق المهر کے عوض نکاح کرنا جائز ہے اس سے نکاح منقطع ہو جائے گا
لیکن حق المهر دینا لازم ہے
انکہ شغار کے نزدیک جائز نہیں

اگر گفت کرے تو آج ہر سنی کا سامنا کرنا پڑتا

قولی شاہ

سوال نمبر 1

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر
مسلط نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

جز (ب) :-

مسواک نماز کی سنت ہے یا وفرد کی؟

اختلاف الہم

امام شافعی کے نزدیک :-

مسواک نماز کی سنت ہے
کرنی

دلیل :-

سوال میں مذکور حدیث اتنی دلیل ہے

امام صاحب کے نزدیک :-

مسواک وفرد کی سنت ہے
کرنی

دلیل :-

ہماری دلیل بھی سوال میں مذکور حدیث ہے لیکن

دیاں الفاظ اور میں عند وفرد کل صلوٰۃ

جز (ج) :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر مسواک کرنا واجب تھا؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر مسواک کرنا واجب نہیں تھا جو چیز

امت پر واجب نہیں وہ نبی پر بھی واجب نہیں اور یاں نماز

تجد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی کیونکہ اس کا بارے میں

موجود ہے۔

سوال نمبر 3

جزء الف :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ رہنمائی کروں تمہاری اس چیز پر کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ غلطیوں کا مٹا دیتا ہے اور اس کی جرم سے درجے بلند فرماتا ہے۔ عجاوب نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نہ پسند ہو اس وقت اچھی طرح عرض نہ کرنا، اور درود سے جگر مسجد کی طرف آنا۔ ایسے نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے۔

اسبغ کے معانی :-

فرض :-

استیحاب الوضوء مرة أو مرتين تمام اعتقاد کا احاطہ کرنا

سنت :-

الفصل ثلاثا

تین مرتبہ دھونا

مستحب :-

الاطاعت بعد التلکیت

جزء (ب) :-

کثرة الخطا :-

خطا خطوة کی جمع ہے۔

معنی ہے جو کچھ درودوں کے درمیان ہے۔

مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے یہ دور دراز سے سفر کر کے جانا

انتظار الصلاة بعد الصلاة :-

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لیے صبر

میں بیٹھ کر انتظار کرنا۔

غزواتکم الرباط:-

مغفروں کے ساتھ جنگ کے لیے تیار کرنا

سوال نمبر 3

جز الف:-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے فرمایا بنی پاک علی اللہ علیہ وسلم نے پھر اور عمر کو مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارسش کے جمع فرمایا۔ ابن عباس سے کہا کیا کہ آپ نے اس کے ساتھ کیا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا تاکہ امت حربہ میں نہ پڑے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضائل

1 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بنی پاک علی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللہم علمہ الكتاب و فقهہ فی الدین اس دعا کا یہ نتیجہ نکلا کہ آپ بہت بڑے عالم بنے جنہیں رئیس المغیرین، ترجمان المغیرین اور جبر امت کے لقب سے جانا جاتا ہے۔

2 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ جب ابن عباس کو گھوڑے پر بٹھنے کے لیے جاتے تو یہ آپ کے پاؤں رقبہ میں کرکھتے۔

3:- ایس دن جبریل علیہ السلام بنی پاک علی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تھے اور حضرت عباس آنے دیکھا بنی پاک کے ساتھ کوئی بیٹھا ہے واپس چلے گئے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی امت کے سب سے بڑے عالم ہیں اگر یہ مجھ سلام کرتے تو میں انہیں سلام کا جواب دیتا۔

حضر اسباب۔

جمع بین الصلااتین

جمع بین الصلااتین مندرجہ اور عرفات میں جائز ہے اس کے علاوہ

میں ائمہ کا اختلاف ہے،

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:-

(جمع) سفر یا مجبوری کی حالت میں ظہر اور عصر اسی طرح

مغرب اور عشاء کو اکٹھے پڑھنا جائز ہے

دلیل:-

سوال میں مندرجہ حدیث دلیل ہے،

اصناف کے نزدیک:-

جمع بین الصلااتین جائز نہیں

دلیل:-

1: ان الصلوة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا

2:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا نماز

رہ گئی یہاں اب اسے دوسری نماز کے ساتھ جمع کر لیں تو آپ نے فرمایا

نہیں بلکہ ایسا نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری کو اس کے اول

وقت میں ادا کر۔

سورۃ النہر

جز الف :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
بتجیبات علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجر میں آئے تو دو رکعت
نماز (نفل) بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔

امر و جوب یا استجبالی؟

پیارے نزدیک امر استجبالی ہے۔ کہ جب کوئی مسجر کے اندر داخل ہو تو
دو رکعت نماز تحیۃ المسجر پڑھے۔
غیر مقلدین کے نزدیک:

امر و جوب کے لیے ہے، وہ کہے ہیں کہ جب کوئی مسجر

میں آئے تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجر پڑھنا اس پر واجب ہے۔

جز ب :-

تحیۃ المسجر بیٹھنے کے ساتھ فوت ہو جائے گی؟

نہیں تحیۃ المسجر بیٹھنے کے ساتھ فوت نہیں ہوتی بلکہ اگر بیٹھ کر پھر
دو رکعت نماز تحیۃ المسجر پڑھے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر 5

جزد (الف) :-

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوم کی کوڑا کرکٹ پر تشریف لائے، آپ نے دیاں
کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا، میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے آیا
اور میں پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑیوں کے قریب ہو گیا، آپ نے
وضو فرمایا اور موزوں پر صبح کیا۔

جزد (ب) :-

دونوں حدیثوں میں تطبیق :-

تطبیق کی تین صورتیں ہیں

1: بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو فرمایا
وہ غطیت تھا اور جو خود کیا وہ بیان حوازی کے لیے کیا کہ جب دوسری
کے وقت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔

2:

اس کوڑا کرکٹ والے ڈھیر پر گندگی تھی پیشاب کرنے سے چھنٹے
پڑنے کا خدشہ تھا

3:

سنن بیہقی وغیرہ میں تصریح ہے کہ آپ کو گھٹنوں میں درد
تھا اور عربوں میں اس بیماری کا علاج کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تھا
ان وجوہات کی بنا پر بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر
پیشاب فرمایا۔

جز (ج)

آدھی جب بیت الخلا میں داخل ہو کر کیا پڑھے
آدھی جب بیت الخلا میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث

پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ پیٹھ کرنا؟
پیشاب (چھوٹا یا بڑا) کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ
کرنا اور پیٹھ کرنا دونوں منع ہے۔ چاہے کھلے میدان میں ہو
یا محراب میں۔

سوال نمبر ۳

جز (ا)

ترجمہ حدیث :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمع کی نماز پڑھتے عورتیں اور ایسے بزرگ
جانتیں انھاری نے کہا عورتیں اپنی چادروں میں لپیٹ کر جاتیں
انہیں اندھیرے کی دج سے کوئی پہچان نہیں سکتا تھا
(ا) ترجمہ حدیث :-

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
غجر کو خوب روشنی کروئے بڑھ کر کہو کہ اس سے اجر میں اضافہ
ہوتا ہے۔

جز (الف)

دونوں حدیثوں میں تطبیق :-

1: پہلی حدیث اس وقت کی ہے جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کچھ
مصلحتوں کی بناء پر نماز اندھیرے میں ۱۶۱ فرماتے تھے۔

دونوں وقتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے یعنی اندھیرے اور روشنی میں
لیکن ہمارے نزدیک روشنی میں پڑھنا افضل ہے۔ اور ائمہ ثلاثہ
کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔
احام لکھاوی:-

احام لکھاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آدمی نماز اندھیرے
میں شروع کرے قرأت بھی کرے اسے روشنی میں ختم کرے۔
جز (ب) :-

فجر کی نماز اندھیرے یا روشنی میں پڑھنا؟
ائمہ ثلاثہ کے نزدیک :-
صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے
احام اعظم ربو ضیف رحمہ اللہ کے نزدیک :-
صبح کی نماز روشنی میں

پڑھنا افضل ہے۔

دلیل :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسفرو بالفجر فانه اعظم للاجر

ائمہ ثلاثہ کی دلیل :-

سوال میں مذکور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حالی حدیث ہے۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

کچھ مصلحتوں کی بنیاد پر کچھ عرصہ اندھیرے میں نماز پڑھائی

باقی مان وغیرہ محققین کے نزدیک ہر جگہ مستمر اور کو نہیں چاہتا

اگر قرینہ کوئی نہ ہو۔

جز (الف) :-

ترجم عبارت :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات

کو دو، دو رکعت نماز (نفل) پڑھتے اور (دو کے ساتھ) ایسے

(ملا کر) وتر پڑھتے۔

ترکی فضیلت پر حدیث :-

1: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس کا مقصد یہ ہے کہ تم پر ایسی نماز پڑھا دی گئی ہے

اور وہ وتر ہے۔ اگر تم سے کہا جائے کہ تم سوئے کا اونٹ پر پیار

لوگے یا وتر تو تم اس پر وتر کو ترجیح دو۔ کیونکہ اس

میں اجر زیادہ ہے۔

2:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وتر حق میں جو وتر نہیں پڑھتا

وہ ہم میں سے نہیں۔ اور آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ پرائے۔

جز (ب) :-

وتر کی رکعتوں کے بارے اختلاف انہ

اس بارے انہ کا اختلاف ہے کہ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں
امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک :-

وتر تین رکعتیں ہیں ایک سلام کے ساتھ

دلیل :-

1 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں بنی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت اور فرماتے : پہلی رکعت میں بیچ اسم ربنا اعلیٰ
اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل هو اللہ اعلم
پڑھتے تھے ۔

2 : الوتر ثلاث کوثر النہار صلاة المغرب او نما قال :-

امام شافعی کے نزدیک :-

وتر ایک رکعت ہے کہ اگر ایک پڑھ سکتے ہیں

دلیل :-

سوال میں مذکور حدیث ظاہر انکی دلیل ہے ،

امام مالک کے نزدیک :-

وتر تین رکعت ہیں دو سلام کے ساتھ

دلیل :-

بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر کو مغرب کی نماز
کے مشابہ نہ کرو انہوں نے اس سے استنباط کیا کہ مغرب کی نماز
میں تین رکعتیں اور ایک سلام ہے لہذا وتر میں بھی تین رکعتیں
ہیں لیکن سلام دو ہیں ۔

اصناف کا مذہب :-

اس مسئلہ میں اصناف کے مذہب کو ترجیح ہے کیونکہ

عبداللہ بن عباس نے تصریح فرمادی کہ بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین
رکعت اور فرماتے اور اس میں فلاں سورت قرأت فرماتے ۔

سورۃ

جنز (الف) :-

ترجمہ درستی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اعلان کیا کرو۔

اور نکاح مسجدوں میں بڑھا کرو۔ اور اس پر دفع بجایا کرو۔

حدیث میں واقع امر؟

حدیث میں واقع تمام امر استحباب

ہیں۔ یعنی اس طرح کرنے میں حرج نہیں بلکہ یہ مستحب عمل ہیں۔

جنز (ب)

ولیمہ نکاح سے پہلے یا بعد میں؟

سنت طریقہ کے مطابق ولیمہ نکاح کے بعد ہے۔ بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے سارے ولیمے نکاح کے بعد فرمائے۔

تاہم اگر کوئی ولیمہ نکاح سے پہلے رکھتا ہے تو اس میں حرج نہیں۔

بنی بلائے ولیمہ پر آنا؟

اگر کسی کو ولیمہ کی دعوت نہیں ملے گی

وہ آگیا تو شادی والوں کی فراخ دل کا شکریہ ادا کرنا چاہیے تاہم

وہ محسوس نہ کرے کہ یہ میرے آنے سے تنگ ہوئے ہیں۔

بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کی دعوت عام ہے۔ یعنی اس

میں غریب امیر سب شریک ہیں۔ اسی حدیث پاک میں بنی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میز پر ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنت

فرماتا ہے اس ولیمہ پر جو عرف امیروں کے لیے رکھا گیا ہو۔

سوال نمبر 3

جزء (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھا جارہا تھا اس پانی (کی پلیدی) کے بارے جو کھلی فضا میں ہو اور اس سے چپائے، درزرے وغیرہ پیتے ہوں، ابن عمر نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی حرو مثلاً یو تو وہ پلیدی نہیں اٹھا سکتا۔
ترکیب نحوی :-

اذا کان الاماد قلین لم یحل الخبث:

اذا حرف شرط، کان فعل ناقص، الاماد اسم کان کا، قلین خبر
لم حرف جزم، محل فعل مضارع الخبث مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ
سے مترجما فعلیہ خبر یہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزا بن گیا۔
جزء (ج) :-

قلین کا ماضی :-

یہ قلم کی لکھنے سے قلم کا ماضی ہے
مثلاً لکھا، قلین کا ماضی حرو مثلاً اور یہ ماد کثرت کے حکم میں ہے،
کسی صحیح حدیث میں اس کی مقدار متعین نہیں کی گئی
بعض نے کہا اُن قلم اڑھائی سو رطل کا ہوتا ہے اور بعض نے تین سو رطل
پہلے کے مطابق یہ پانچ سو رطل ہونے کے قول کے مطابق چھ سو رطل ہونا
الاماد طور لاینبو سے شے بہ

الاماد پر الف لام جنس کا ہے اور اس

سے مراد وہ پانی ہے جو پاک ہو۔

مکمل یہ ہے کہ جاری پانی میں پلیدی کرنے سے وہ پانی پلیدی نہیں ہوتا

جز (الف) :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرجی سنت ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرجی کی بشارت حور فرخ کی حرارت سے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جاہلیت میں آپ کا نام

عبد شمس تھا۔

اسلامی نام :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلامی نام

کو بتائے گئے ہیں۔

مشہور ترین نام :-

عبد اللہ، عبد الرحمن ہے۔

کنیت کی وجہ تسمیہ :-

ایک دن آپ بلی کے بچے کو بخلے میں

لے کر کہیں جا رہے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا

اور فرمایا انت ابو ہریرہ۔

اسی دن سے آپ (اسی نام سے مشہور ہو گئے۔

جز (ب) :-

ظہر کی تعجیل و تاخیر کے بارے میں

امام اعظم، ائمہ مائتہ ثانیہ فرماتے ہیں :-

ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں

میں تاخیر کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

دلیل :-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پیٹ بھرا ہو، ظہر کو سردیوں میں جلوی اور گرمیوں میں تازہ رکھنے کے ساتھ ادا کر دے۔
امام شافعی کے نزدیک :-

ظہر سردی گرمی دونوں میں تعجل کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

دلیل :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں ظہر کو پڑھنا دیکھا۔
حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق سے زیادہ جلوی کسی اور کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جز ۱ ج ۱ :-

اوقات نماز

فجر کا وقت :-

صبح صادق کے طلوع ہونے سے سورج نکلے تک

ظہر کا وقت :-

سورج ڈوبنے سے سایہ ایسا یا دو مثل ہونے تک

عصر کا وقت :-

سایہ ایسا یا دو مثل ہونے سے سورج غروب ہونے تک

مغرب کا وقت :-

سورج غروب ہونے سے شفق کا غائب ہونے تک

عشاء کا وقت :-

شفق کا غائب ہونے سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو وائل نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو حنیفہ اسیری سے فرمایا میں تجھے اس کام پر بھیج رہا ہوں، جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بھیجا تھا۔ وہ یہ سنا کہ کسی قبر کو روپتی صت چھوڑ کر برابر کر کے۔ اور کسی عورت کو نہ چھوڑ کر اسے صنادے۔
تخصیص :-

یہاں سونے کی قبر مراد ہے۔ کیونکہ کچھ بزرگوں کی قبروں کی کوہن خلیفوں نے بہت اونچی بنادی ہیں تاکہ دو مکانوں کی جی رہے۔
جز (ب) :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی قبروں کو برابر کرنے کا یہ بھیجا تھا۔ دراصل وہ اپنی قبر میں بہت زیادہ اونچی بنوائے تھے تاکہ باہر والا دریکہ کر عظیم ہستی تصور کرے۔

جز (ج) :-

اولیاء کرام اور علمائے قبروں کا ماکم

نبی پاک صلی اللہ

عہد و صلوات در صمد صابر نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جنتی قبر میں بنائی وہ زمین

سے ۹ انچ اوپر تھیں۔ اگر اولیاء و علمائے قبریں اتنی اونچی ہوں تو اس میں ۷۰ انچ

بعض اولیاء کی مزارات کو خلیفوں نے اپنی دوکانوں کی جی رہے اور بنایا

شیخ عبدالحق انور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرسنگ زمین سے اسے بالشت پر پٹی چلیے

اگر کوئی عقرہ بنانا چاہے کچھ مفاصلہ کرے تو یہ مسئلہ محل ہے جیسے قرآن و حدیث

کے یہ تمام گتے ہیں، درجہ تاہم اس معاملہ میں فضول فرجی نہیں

کرنا چاہیے۔

علامہ مشاہی نے توضیح کی ہے کہ

سوال نمبر 1

جزء (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے زور سے قراءت فرمائی، پھر فرمایا میرے ساتھ تم تنے اب کسی نے پڑھا اُپ آدمی نے عرض کی جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سبوح راہا کہ عجب کیا ہوئے میں قرآن میں جھگڑا یا جا رہا ہوں، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا لوگ جہری نمازوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت کرنے سے رک گئے جس دن سے انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔

جزء (ب) :-

قراءت خلف الامام

اختلاف ائمہ

ائمہ اربعہ کے نزدیک :-

امام کے پیچھے قراءت کرنا منع ہے

دلائل :- 1-

واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون

2 :-

من كان له امام فقرأه الامام له قراءة

3 :-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے ۔

4 :-

مسلم شریف میں ہے اُپ آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سبوح راہ میں قراءت کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا

جز (الف) :-

قرجہ صریح :-

شعبی نے کہا حضرت صفیر بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے قوم نے تسبیح کی انہوں نے بھی تسبیح کی جب نماز سے خارج ہوئے تو دو سجدے سہو کیے، بیٹھ گئے پھر صحابہ کرام کو بتایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا جس طرح انہوں نے کیا۔

جز (ب) :-

سجدہ سہو سلام سے پہلے یا بعد میں؟

اختلاف ائمہ

احناف کے نزدیک :-

سجدہ سہو سلام کے بعد ہے

امام شافعی کے نزدیک :-

سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے

امام مالک کے نزدیک :-

سجدہ سہو اگر نماز میں زیادتی کی وجہ سے کر رہا ہے تو بعد کرے اگر لمبی کی وجہ سے کر رہا ہے تو سلام سے پہلے کرے۔

امام احمد کے نزدیک :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو فرمایا وہاں پہلے کرے، جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں کیا وہاں بعد میں کرے۔

سوال نمبر 3

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا
 ہئی یا ابی علی اللہ علیہ وسلم لتشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا۔ ایں القاری
 عورت کے گھر گئے، اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی۔ آپ نے اس کا گوشت
 تناول فرمایا وہ آپ کے پاس کچھوڑوں کا کچھالے آئی آپ نے اس
 سے چند کچھوڑیں لی۔ پھر ظہر کا وضو کیا اور نماز پڑھی، نماز سے فارغ
 ہونے کے بعد آئے اور بکری کا باقی سا نذرہ گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی
 نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

جز (ب) :-

آگ بریلی بیوی چیز کھانے سے وضو ماحکم

ائمہ اربعہ نے فرمایا :-

آگ بریلی بیوی چیز کھانے سے وضو نہیں کٹتا

دلیل :-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے،

جز (ج) :-

حدیث الوضوء مما مست النار کا جواب

اس کے دو جواب ہیں۔

1 :-

یہ وضو شرعی نہیں بلکہ ہاتھ، منہ وغیرہ صاف کرنے کے لیے تھا۔

2 :-

اس جیسی حدیثیں منسوخ ہیں کیونکہ ابوداؤد وغیرہ میں ہے،

کان آخر الامرین ترک الوضوء مما مست النار

سورۃ النہر

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حَفَوتُ ابْنِ مَسْعُودٍ فَرَسِي رَفِيَّيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
سُورَتٍ فِيْهَا عَرَضُ كَيْ تَنْتِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ اللّٰهُ عِدَا وَاسْمُ كَيْ سَمِ بِرِ بَقَاعَةِ
بِ عَفْوٍ كَرِيْمٍ؟ جَبَابُ وَهَ الْعِيَا كُنُوْنَ فِيْ جَبَابٍ حَالِفٍ عَمْرُوْنَ كَيْ كَرِيْمٍ
كُنُوْنَ كَيْ كُوْنَتَا اَرْدَرِ بَرِ بَرِ دَرِ جَبَابٍ بَحِيْثِيْ جَابِيْ هِيَ .
هِيَ يَا كَرِ عَلَيَّ اللّٰهُ عِدَا وَاسْمُ كَيْ سَمِ بِرِ بَقَاعَةِ
كُنُوْنَ :

جز (ب) :-

افتلاف النہر : المادہ طور لاینبجہ شئی :-
اضناف نے نزدیک :-

جاری پانی پلیدی کرنے سے پلیدی نہیں ہوتا۔

دلیل :-

لَا يَبُولُنْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَادِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَفْتَسِلُ مِنْهُ
اِمَامٌ شَافِعِيٌّ فِيْ تَرَدُّبٍ :-

قلبتن یا اسی سے زیادہ پلیدی کرنے سے پانی پلیدی نہیں ہوتا۔

دلیل :-

۱۔ اِذَا بَلَغَ الْمَادُّ الرَّجِيْنُ قَلْبَةً لَمْ يَنْجَسْ
۲۔ اِذَا بَلَغَ الْمَادُّ قَلْبَتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ الْخَبَثَ

امام شافعی نے نزدیک :-

اگر پانی کا دھبہ تبدیل ہو جائے تو پلیدی ہو گا ورنہ نہیں۔

دلیل :-

المادہ طور لاینبجہ شئی :-